تھوڑی دیر

اہل حق

کے ساتھ

حضرت حکیم الامت مولانا اشرف علی تھانوی کے ایک شاگرد جن کا تعلق کان پور سے تھا حج کو بحری سفر سے تشریف لے جا رہے تھے۔ اچانک سمندر میں طوفان آیا اور جہاز طوفان میں گھر گیا۔ جہاز پر سوار تمام لوگوں کو ہلاک ہونے کا یقین ہوگیا، طوفان اتنا شدید تھا کہ جہاز کا عملہ بھی پریشان ہوگیا تھا، لوگوں نے گریہ وزاری شروع کر دی، ایک کہرام سا مچ گیا۔ اسی حالت میں حضرت تھانویؒ کے یہ شاگرد خوش ہو رہے ہیں، جہاز کا کپتان انگریز تھا اس نے سمجھا کہ یہ اللہ کا مقبول بندہ ہے اس سے درخواست کی جائے کہ مخلوقِ خدا خصوصاً حجاج خطرے میں ہیں، اللہ تعالیٰ سے دعا فرمائیں کہ اس طوفان سے نجات مل جائے، انہوں نے دعا فرمائی، اللہ کی قدرت سے جہاز طوفان سے نکل گیا، اس بات کو دیکھ کر پوچھا گیا کہ یہ خوشی کا کونسا مقام تھا، لوگ تو رو رہے تھے اور گریہ وزاری کر رہے تھے اور آپ اس پر خوش ہو رہے تھے، جواب میں فرمایا
"لوگ خلوص دل سے اللہ کو یاد کر رہے تھے، اس پر خوش ہو رہا تھا۔"

حضرت حکیم الامت مولانا تھانوی کی خدمت میں ایک صاحب نے لکھا کہ حضرت معمولات گو ادا کر رہا ہوں الحمد للہ تہجد کی بھی توفیق مل رہی ہے لیکن اپنی حالت پر نظر کرتا ہوں تو بالکل کچھ بھی نہیں، جواب میں فرمایا: "وہ دن رونے کا ہوگا جس دن اپنے آپ کو کچھ سمجھنے لگو گے۔"

مولانا اصغر حسین صاحب دیوبندی ایک مرتبہ امرتسر تشریف لے گئے، ایک روز ایک صاحب نے مولانا صاحب سے کہا کہ حضرت میرے گھر تشریف لے چلیں میرے بچے ہیں ان کو دم کر آئیں، حضرت تیار ہو گئے۔ جب ان کے مکان پر پہنچے تو پتہ چلا کہ بیوی بچے تو نہیں صرف

حضرت کو برکت کے لئے بلایا ہے، تو حکم دیا کہ واپس چلو۔ راستے میں ایک صاحب نے عرض کی کہ حضرت اگر آپ تشریف لے جاتے تو ان کا جی خوش ہو جاتا۔ فرمایا کہ "جی خوش ہونے کیلئے تو نہیں بلایا تھا، برکت کے لئے بلایا تھا، اس کا مطلب یہ تھا کہ میرے جانے سے برکت ہوگی، اور میں بڑا برکت والا ہوں"۔

مولانا ولی احمد صاحب جو کہ حضرت شیخ الہند مولانا محمود حسن صاحبؒ کے خاص شاگرد اور مرید تھے، حضرت کی وفات کے بعد مولانا تھانوی سے تعلق قائم کیا، حضرت مولانا محمود حسن صاحب نے ان کو حسن پور میں مدرس بنا کر بھیجا تھا، تو ساری زندگی اس کے علاوہ مدرسی نہیں کی۔ بہت بڑے بزرگوں میں سے تھے، ایک روز کا واقعہ بیان فرماتے ہیں کہ مسجد میں صبح کی نماز کے وقت کوزے کو نلکے کے نیچے رکھ دیا، اور انتظار کرنے لگا کہ جب کوزہ بھر جائے تو پھر وضو کروں گا مسجد میں چونکہ اندھیرا تھا اس لئے یہ معلوم نہ ہو سکا کہ کوزے کا منہ نلکے کی ٹونٹی کی سیدھ میں ہے یا نہیں۔ جب کافی دیر گذر گئی اور لوٹا نہ بھرا تو پھر ہاتھ سے ٹٹول کر دیکھا تو معلوم ہوا کہ کوزے کا رخ نلکے کی ٹونٹی کیطرف نہیں تھا، اس لئے کوزے میں پانی نہ بھر سکا۔ صبح کی نماز کے بعد اسی واقعہ کو بیان کرتے ہوئے درس میں فرمایا کہ اس واقعہ سے ایک بات واضح ہوگئی کہ "اللہ کی رحمت کا پانی انسان کے دل کے کوزے میں آتا رہتا ہے، اگر دل کے کوزے کا رخ اللہ کی رحمت کی ٹونٹی کی سیدھ میں ہو، لیکن اگر دل کے کوزے کا رخ اللہ کی رحمت کی ٹونٹی کی طرف نہ ہو تو پھر کام نہیں بنتا"۔

ایک صاحب حضرت تھانویؒ سے تعویذ مانگنے آئے، انہوں نے کہا کہ فلاں مرض کیلئے تعویذ دے دیں۔ حضرت نے فرمایا بھائی میں تعویذ کا کام نہیں جانتا، اگر آرام نہ آئے تو پھر تو نہیں آؤ گے۔ اس نے جواب دیا کہ اس مریض کے لئے نہیں آؤں گا، حضرت نے فرمایا کیسی سمجھ کی بات کی ہے، پھر اسکو فرمایا کہ تجھے تو فقہ پڑھنا چاہئے تھا۔ لوگوں نے کہا حضرت یہ تو چمار ہے، فرمایا میں نے کونسا برا مشورہ دیا ہے۔

حضرت تھانویؒ کے ایک خادم بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ بیمار ہوا اور بیماری نے طول پکڑا، میں زندگی سے مایوس ہو کر دیوار کی طرف منہ کر کے آنے والے حالات کو سوچ سوچ کر رو رہا تھا کہ عمل کچھ ساتھ نہیں اگر ایسی حالت میں موت آگئی تو کیا بنے گا۔ والدہ صاحبہؒ نے جب دیکھا تو فرمایا کہ کیوں رو رہا ہے، میں نے عرض کیا کہ اپنی حالت کو میں دیکھتا ہوں اور مرنے کے بعد جو حالات پیش آنے والے ہیں اور جب اس پر نظر کرتا ہوں کہ اپنے پلے بھی کچھ نہیں اگر ایسی حالت میں موت آگئی تو کیا بنے گا، اس انجام پہ رونا آگیا۔ اس پہ والدہ صاحبہ نے فرمایا "مرنے کے بعد بھی وہی رب ہوگا

جواب ہے، یہاں تمام کوتاہیوں کو دیکھ کر کوئی وظیفہ بند نہیں کیا مرنے کے بعد تو اس سے زیادہ رحمت فرماویں گے۔" اس سے الحمدللہ میری پوری تسلی ہوگئی۔

مولانا ولی احمد صاحب شاگرد حضرت شیخ الہند کو شام کے وقت سیر کرانے کے لئے ایک روز لے جایا گیا تو سڑک پر موٹروں اور دوسری سواریوں کی بھاگ دوڑ دیکھ کر فرمایا: جیسا شام ہونے سے پہلے دن کا کام لوگ جلدی جلدی ختم کرنے کی کوشش کرتے ہیں، ان لوگوں کی دوڑ دھوپ کو دیکھ کر ایسا معلوم ہوتا ہے کہ دنیا کی شام ہونے والی ہے۔

مولانا ولی احمد صاحب نے ایک روز فرمایا: "جب میں ایک دفعہ کلمہ پڑھتا ہوں، مثلاً سبحان اللہ تو اندر سے آواز آتی ہے، ولی احمد ٹھیک ہے آگے پڑھو۔ پھر میں آگے پڑھتا ہوں۔ پھر جب میں مسجد میں عبادت کرنے کے بعد گھر جانا چاہتا ہوں تو درخواست کرتا ہوں کہ "یا اللہ اب بھوک لگ گئی ہے اس لئے گھر جانا چاہتا ہوں تو آواز آتی ہے کہ "ہاں ضرور جاؤ اور خوب آرام کرو"۔ اس کے بعد فرمایا " اس آواز کو میرا دل سنتا ہے۔"

ایک مرتبہ ایک شخص نے حضرت مولانا محمد قاسم صاحب نانوتویؒ کی دعوت کی برسات کا موسم تھا۔ آپ نے اسکی دعوت قبول کر لی اور کہا کہ مغرب کے بعد آجاؤں گا۔ اس آدمی کا گھر شہر سے دور تھا، اتفاق سے زور کا مینہ برسا اور دارالعلوم سے لیکر اس آدمی کے گھر تک پانی ہی پانی ہوگیا۔ بہر حال آپ پانی میں سے گذرتے ہوئے اس آدمی کے گھر تک پہنچے، آواز دی وہ آدمی گھبرایا ہوا باہر نکلا اور عرض کی کہ بارش کی وجہ سے کچھ انتظام نہ کر سکا، چنانچہ آپ نے فرمایا کیا مضائقہ ہے جو گھر میں موجود ہے۔ وہ شخص اندر گیا اور کھانے کا بندوبست کیا۔ اسکی عورت ایسی گھبرائی ہوئی تھی کہ اس نے ساگ کی بجائے ایلوا جو کہ جانوروں کیلئے تیار کیا گیا تھا، اندھیرے میں اپنے خاوند کو دے دیا، صبح کو جب دیکھا تو معلوم ہوا کہ ساگ کی بجائے ایلوا مولانا کو دیدیا گیا۔ وہ شخص مولانا کی خدمت میں حاضر ہوا اور معافی مانگنے لگا، فرمایا: "کوئی بات نہیں ایسا بھی ہوتا ہے۔"

موتیاروک

موتیاروک موتیابند کا بلا اپریشن علاج ہے۔
موتیاروک دھند، جالا، پھولا، ککروں کے لئے بھی بیحد مفید ہے۔
موتیاروک بینائی کو تیز کرتا ہے اور چشمہ کی ضرورت نہیں رکھتا۔
موتیاروک آنکھ کے ہر مرض کیلئے مفید ترہے۔

بیت الحکمت لوہاری منڈی لاہور